43772-کیا کام کی مشقت کے باعث روزہ چھوڑ دیا جائے ؟

سوال

کیا سخت کام کرنے والوں کے لیے رمضان المبارک میں روزہ نہ رکھنا جائز ہے، مثلا سٹیل ملز کے کارکنان یا اسی دوسرے دوسرے سخت قسم کے کام کرنے والے ؟

پسندیدہ جواب

بعض علماء کرام نے ان کے لیے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے، پھر یہ فتوی الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید اور عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کے سامنے پیش کیا گیا توان کا کہنا تھا :

"اصل میں رمضان المبارک کا روزہ رکھنا اور رات ہی روزے کی نیت کرنا سب مکلف مسلمانوں پر فرض ہے، صرف وہ لوگ روزہ نہیں رکھینگے جنہیں شریعت نے روزہ چھوڑنے کی اجازت دی ہے مثلا مریض اور مسافر اور ان جیسے دوسرے لوگ.

اور سخت قسم کے کام کرنے والے لوگ عمومی مکلفین میں شامل ہوتے ہیں، وہ بیماروں اور مسافروں کے معنی میں نہیں آتے، اس لیے ان کے لیے رات کے وقت ہی روزے کی نیت کرنا اور صبح روزہ رکھنا واجب ہے، ان میں سے جو شخص بھی دن کے دوران روزہ توڑنے پر مجبور ہوجائے تو اپنی مجبوری ختم کرنے کے لیے روزہ توڑ سکتا ہے، لیکن اسے باقی دن کا حصہ بغیر کھائے پیئے گزارنا ہوگا، اور مناسب وقت میں اس روزہ کی قضاء کرنا ہوگی.

لیکن جسے کوئی ضرورت نہ ہو تو اس کے لیے روزہ مکمل کرنا واجب ہے، کتاب وسنت کے شرعی دلائل تو اسی پر دلالت کرتے ہیں، اور سب مذاہب کے محققین کی کلام بھی اسی پر دلالت کرتی ہے.

مسلمانوں کے ذمہ داران کو چاہیے کہ جن کے پاس بھی مشکل کام کاج والے افراد ہوں تو رمضان المبارک آنے پر اگر ممکن ہوسکتے تو تو وہ انہیں ایسے کام کا مکلف نہ کریں جس کی بنا پر انہیں دن کو روزہ افطار کرنا پڑے، بلکہ وہ ان کی ڈیوٹی رات کے وقت لیں، یا پھر دن کے وقت کارکنان میں ڈیوٹی کو عدل وانصاف کے ساتھ تقسیم کردیں، تاکہ روزہ اور کام دونوں میں موافقت پیدا ہوسکے.

جس فتوی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ افرادی معاملہ ہے، جس میں انہوں نے اپنے اجتھاد کے ساتھ فتوی دیا ہے، جس میں وہ قابل تعریف اور مشکور ہیں، مگر ان سے وہ قیود وضوابط بیان کرنے رہ گئے ہیں جو ہم بیان کرچکے ہیں، اور ہر مذہب کے محققین نے مقرر کیے ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعاء ہے کہ ہر ایک کو خیر و بھلائی کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے" انتہی.

الشیخ عبداللہ بن محمد بن حمید رحمہ اللہ، چیف جسٹس سپریم کورٹ اور رئیس نگران کمیٹی دینی امور مسجد حرام.

الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ رئیس عام ادارہ بحوث علمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد.

دیکھیں : مجموع فتاوی ابن باز رحمہ اللہ (245/14).

واللہ اعلم.